مرثیہ (۱)

در حالِ حضرت حر علیہ السلام

(۱)

جب سے وجود میں ہوں تمنا سفر میں ہے
ادنیٰ سفر میں ہے کوئی اعلیٰ سفر میں ہے
صحرا سفر میں ہے کہیں دریا سفر میں ہے
کِس کِس کو کیا بتاؤں کہ کیا کیا سفر میں ہے
عالم تمام گھوم رہا ہے جہان میں
چکر لگا رہی ہے زمیں آسمان میں

(۲)

جو خرچ کر چکے ہو بقایا سفر میں ہے
اس زندگی و موت کا چرچا سفر میں ہے
فکر و نظر میں حق کا سہارا سفر میں ہے
کیونکر بیاں کروں مرا آقا سفر میں ہے
کیسے وہ ہمسفر ہیں جو کچھ جانتے نہیں
پہچانتے ہوئے بھی وہ پہچانتے نہیں

www.emarsiya.com

(۳)

مریخ کے حصار میں زُہرہ سفر میں ہے
افلاک میں ہر ایک ستارہ سفر میں ہے
سورج کے ساتھ سارا اُجالا سفر میں ہے
سب کچھ ہے اسلیئے شہِ والا سفر میں ہے
جلوہ نہاں ہے حُسن کا اِس بودو باش میں
ہر شے رواں ہے منزلِ حق کی تلاش میں

(۴)

ہر آدمی کا اپنا سراپا سفر میں ہے
تیزی سے اب ترقی دنیا سفر میں ہے
اب ہر مزاجِ فکر کا چہرا سفر میں ہے
کیا ہوگا آگے اُس کا سہارا سفر میں ہے
جو ہوچکا ہے اس کو کوئی دیکھتا نہیں
اپنا وجود کیوں ہے کوئی سوچتا نہیں

(۵)

زندہ سفر میں ہے کوئی مردہ سفر میں ہے
بوڑھا سفر میں ہے کوئی بچہ سفر میں ہے
کوئی مریض کوئی مسیحا سفر میں ہے
ادنیٰ سفر میں ہے کوئی اعلیٰ سفر میں ہے
کتنے گذر چکے ہیں کسی کا پتہ نہیں
لیکن حسین جیسا کوئی دوسرا نہیں

www.emarsiya.com

(٦)

اسلام کی بقا کا اُجالا ہے یہ حسینؑ
برحق رسولؐ حق کا نواسہ ہے یہ حسینؑ
مولائے کائنات کا بیٹا ہے یہ حسینؑ
اور فاطمہؑ کی گود کا پالا ہے یہ حسینؑ
خیمہ میں حرؑ ہے اور تصوُّر سفر میں ہے
ہے قلب زلزلے میں تفکّر سفر میں ہے

(٧)

لگتا ہے جزرو مد سے سمندر سفر میں ہے
موجوں کے انقلاب کا لشکر سفر میں ہے
کشتی بھنور میں آئی ہے چکر سفر میں ہے
حُرؑ اضطراب میں ہے مقدر سفر میں ہے
شب دوڑتی ہے فکر و نظر کی تلاش میں
قسمت بھٹک رہی ہے سحر کی تلاش میں

(٨)

حق کی تلاش میں ہے رواں ساری کائنات
پھر اسطرح سے کیوں ہیں ستم ہے یہ کوئی بات
کیوں ڈس رہی ہے آج مسلسل اندھیری رات
پہنچیں حسینؑ ابن علیؑ تک ملے نجات
حُر کہہ رہا ہے پیاسوں پہ آفت یہ آئی ہے
یہ کیا غضب، ہے آل نبیؐ سے لڑائی ہے

www.emarsiya.com

(۹)

اپنے کئے کی آپ سزا پا رہا ہوں میں
جنت ہے سامنے جسے ٹھکرا رہا ہوں میں
کیوں ظالموں کا راستہ اپنا رہا ہوں میں
کیا ہے قصور گھیر کے جو لا رہا ہوں میں
حرؑ کے سفر کی گرمیٔ احساس نے کہا
احسان بھول بیٹھا ہے کیوں پیاس نے کہا

(۱۰)

اک سمت لشکرِ ستم ایجاد ہے تمام
جس کو نہ کوئی پاسِ ادب ہے نہ احترام
اللہ کیا کروں ہے ستمگار فوجِ شام
مظلوم و تشنہ کام اُدھر ہے مرا امامؑ
لایا ہوں قافلہ کو جو میں گھیر گھار کے
پچھتا رہا ہوں شہؑ کو یہاں پر اتار کے

(۱۱)

دل کانپتا ہے سارا بدن تھرتھراتا ہے
اپنے کئے پہ شرم سے نظریں جھکاتا ہے
بزدل نہیں ہے پھر بھی نگاہیں چراتا ہے
حرؑ اپنی بے وفائی پہ آنسو بہاتا ہے
کہتا ہے اپنی بھول سے اندھیر ہو گیا
اب کیوں جیوں زمانے سے دل سیر ہو گیا

www.emarsiya.com

(۱۲)

غیرت سے اپنی حر کا سراپا ہے مالا مال
ذی ہوش ہے شعور میں نسلاً ہے خوش خصال
لہجہ میں دبدبہ ہے تو باتیں ہیں بے مثال
ہے شخصیت میں وزن دلیری پہ ہے کمال
منہ موڑ کے جو گھوڑے کی باگیں رواں کرے
سرپٹ چلے تو خلد کی راہیں عیاں کرے

(۱۳)

سینہ تھا ایک سیسہ کی دیوار کی طرح
ابرو تھے دونوں میان میں تلوار کی طرح
داڑھی گھنی تھی ابرِ گہر بار کی طرح
زلفیں تھیں حرؔ کی صبح کے آثار کی طرح
تھا جس کا منتظر وہ سویرا ہوا نہ تھا
ایسا نہ تھا کہ حرؔ کو وفا کا پتہ نہ تھا

(۱۴)

تھی رات حرؔ بہ حالِ پریشاں ٹہلتا تھا
اہلِ ستم کا ظلم یہاں اُس کو کھلتا تھا
آوازیں العطش کی وہ سنکر پگھلتا تھا
رہ رہ کے کرب سے کفِ افسوس ملتا تھا
بچے جو ننھے ننھے تڑپتے تھے پیاس سے
حرؔ تھرتھرانے لگتا تھا خوف و ہراس سے

www.emarsiya.com

(۱۵)

دریا پہ ہر طرف سے لگی ہو جہاں سپاہ
کب سے امامؑ پیاسا ہے کچھ کم ہے یہ گناہ
میں کربلا میں گھیر کے لایا ہوں آہ آہ
راتوں کی نیند اُڑ گئی آرام ہے تباہ
شاہِ نجف غموں کے مسیحا اب آیئے
جاتا ہوں سوئے شاہ خطا بخشوایئے

(۱۶)

حر ہے سفر میں آیئے مولائے کائناتؑ
اِس زندگی سے اب تو لرزنے لگی حیات
پیاسوں کے اضطراب میں بے چین ہے فرات
اِن ظالموں کے ظلم سے دلوایئے نجات
حر سوچتا تھا فکر و تردد کی آڑ میں
ہموار کیسے راہ نکالوں بگاڑ میں

(۱۸)

اتنے میں خانسامہ نے آکر یہ دی صدا
خیمہ میں چلئے کھانا لگا ہے حضور کا
حر نے دھیان اس کی صدا پر نہ جب دیا
کہنے لگا حضور کو آخر ہوا ہے کیا
اب بھوک ہے نہ پیاس ہے چہرا اداس ہے
کیسی ہے فکر جب نہ کوئی آس پاس ہے

www.emarsiya.com

(۱۹)

سردار آپ ایک دلاور ہیں فوج کے
اس لشکرِ یزید میں یاور ہیں فوج کے
دریائے انقلاب میں لنگر ہیں فوج کے
قد آوروں میں آپ اک افسر ہیں فوج کے
کھانا نہ کھایئے گا تو بڑھیئے گا کیسے آپ
کمزور بن کے تیغ سے لڑیئے گا کیسے آپ

(۲۰)

حر نے سنی جو بات تو تیوری پہ بل پڑے
شعلے اٹھے وہ آنکھوں سے اعصاب جل پڑے
عالم ہو اس طرح کا تو کس طرح کل پڑے
غصہ کو ضبط کرنے سے آنسو نکل پڑے
حر نے کہا یہ ڈانٹ کے تیرا ہے کب یہ کام
کھانا تجھے پکا کے کھلانا ہے صبح و شام

(۲۱)

تیوری ذرا ذرا میں چڑھائے ہوئے ہیں آپ
ہنگامہ آج کیسا اُٹھائے ہوئے ہیں آپ
کیا بات ہے جو غیظ میں آئے ہوئے ہیں آپ
کیا کھانا آج خلد کا کھائے ہوئے ہیں آپ
جاسوس تھا یہ شمر لعیں کا فدائی تھا
ظالم یہ ابنِ سعدِ شقی کا گدائی تھا

www.emarsiya.com

(۲۲)

جاسوس تھا بلا کا پُر اسرار و ہوشیار
اپنی جگہ پہ بیٹھتا اٹھتا تھا بار بار
موذی زباں دراز تھا ظالم وہ بد شعار
حر پر نگاہ رکھتا تھا ہر وقت نابکار
ایک اک خبر کے واسطے وہ استوار تھا
پہنچاؤں کیسے راز بہت بیقرار تھا

(۲۳)

حر جانتا تھا کیوں ہے اب اس کا یہاں قیام
ابنِ زیاد کا ہے یہ جاسوس بے لگام
یہ بھی ہے شمر جیسا کوئی نطفۂ حرام
حر بھی اسے نگاہ میں رکھتا تھا صبح و شام
اک دوسرے پہ شک کی نظر تھی لگی ہوئی
دونوں کی جستجو تھی برابر بڑھی ہوئی

(۲۴)

حر نے غلامِ خاص کو آواز دی کہ آ
فرزندِ خوشخصال کو فوراً بلا کے لا
پھر اس کے بعد شان سے گھوڑا مرا سجا
خلدِ بریں کی سمت جہنم سے میں چلا
رکھا ہے دُور نہر سے پیاسے حسینؑ کو
گھیرا ہے سب نے فاطمہؑ کے دل کے چین کو

www.emarsiya.com

(۲۵)

موقع ملا تو جاتے ہی جاسوس نے کہا
سردار حُر تو لگتا ہے اب ہاتھ سے گیا
عشقِ حسینؑ اُس کے ہے دل میں بھرا ہوا
اِس رات اُس نے خیمہ میں کھایا نہ کچھ پیا
میں نے تو راز دے دیا اب آپ جانیئے
حر فوج سے نکلتا ہے کب آپ جانیئے

(۲۶)

بولا حر ابنِ سعد سے جاکر وہ نیک نام
مجھ کو بتا حسینؑ سے تجھ کو ہے کیا کلام
پیاسا ہے تین روز سے ابتک مرا امام
سیراب ہو فرات سے تیری سپاہِ شام
پیاسوں سے لڑنا بات یہ انصاف کی نہیں
صورت بہادروں کے یہ اوصاف کی نہیں

(۲۷)

بولا یہ ابنِ سعد تجھے حر ہوا ہے کیا
مجھ کو ہے علم شام سے تیری خطاؤں کا
کیا سوچ کے یہ فیصلہ کیوں تو نے کر لیا
انجام اور کیا ہے ترا موت کے سوا
پیاسوں کی سمت جاتا ہے پیاسا رہے گا تو
کتنے میں جا کے خلد کا سودا کرے گا تو

www.emarsiya.com

(۲۸)

حر نے کہا خموش بد اطوار و بد شعار
تیرے لئے ابھی سے جہنم ہے شعلہ بار
تو ہے یزید شوم کا پیرو شراب خوار
دنیا کے ہر مزے کا چڑھا ہے تجھے خمار
کس ہوش میں ہے اپنی فنا بھول بیٹھا ہے
کیسا غضب ہے قہرِ خدا بھول بیٹھا ہے

(۳۰)

کہتا تھا حر یہ کیسا غضب ہے جہان میں
گستاخیاں اور آل محمدؐ کی شان میں
اے ابنِ سعد تو ہے بھلا کس گمان میں
دنیا ہے چند روزہ نہ اُڑ آسمان میں
اب مال رَے نہ ہاتھ لگے گا یہ جان لے
پچھتائے گا ذلیل مری بات مان لے

(۳۱)

یہ کہہ کے باگیں موڑ کے سرپٹ رواں ہوا
بیٹا بھی اور غلام بھی ہمراہ ہو لیا
حر بھی شریف ایسا کہ حرمت شناس تھا
اس نے ٹھہر کے راہ میں فرزند سے کہا
شرم وحیا سے بولا وہ چہرے کو ڈھانپ کے
بیٹا جکڑ کے دونوں مرے ہاتھ باندھ دے

www.emarsiya.com

(۳۲)

عباسِؑ نامدار نے دیکھا جو ہیں غبار
بولے ادب سے شہ کے قریں آ کے ذی وقار
آقا ہماری سمت وہ آتے ہیں کچھ سوار
بولے امامؑ مجھ کو انہیں کا ہے انتظار
حر ہے اور اس کا بیٹا ہے اور اک غلام ہے
بھائی اب اِن کو میری محبت سے کام ہے

(۳۳)

بچے ہمارے پیاس کے صدمے اٹھاتے ہیں
مایوسیوں کو دیکھ کے آنسو بہاتے ہیں
مہماں نواز اپنے کو مجبور پاتے ہیں
گھر میں کسے خبر کروں مہمان آتے ہیں
آفت ہے ہر طرف سے کہاں پر بٹھائیں ہم
پانی بھی اب نہیں جو کسی کو پلائیں ہم

(۳۴)

عباسؑ سب سے آگے بڑھے پیشوائی کو
اکبرؑ بھی پیچھے پیچھے تھے حر کی بھلائی کو
شبیرؑ ہی نے بھیجا تھا بیٹے کو بھائی کو
مہماں نوازیوں نے جو پوچھا رسائی کو
اس نے کہا میں حر ہوں فدائے امامؑ ہوں
میں آپ کے غلاموں کا ادنیٰ غلام ہوں

www.emarsiya.com

(۳۵)

آیا ہوں میں خطائیں یہاں بخشوانے کو
نکلا ہوں آج اپنی وفا آزمانے کو
صدقہ ہوں میں امامؑ کا قسمت جگانے کو
آیا ہوں پیاسے بچوں کو پانی پلانے کو
جب سے سنا ہے شاہ مرا تشنہ کام ہے
اُس دن سے کھانا پانی بھی مجھ پر حرام ہے

(۳۶)

حرؑ آتے ہی حسینؑ کے قدموں پہ گر پڑا
بولا قصور وار ہوں مجرم ہوں آپ کا
میری خطامعاف کرو شاہِ دوسرا
قدموں پہ آنکھیں ملنےلگا وَا مُصِیبَتَا
بولے امامؑ تو بھی ہے ذیشانِ کربلا
تو بھی ہے بھائی آج سے مہمان کربلا

(۳۷)

حرؑ آچکا ہے صبر و یقیں کی بہار ہے
چہروں پہ نور پیاس کے اوپر نکھار ہے
تسبیح کی صداؤں میں خالق سے پیار ہے
سجدے خلوصِ قلب کے ہیں انکسار ہے
پیاسے ہیں پھر بھی شکرِ خدا کر رہے ہیں سب
صحرا میں دینِ حق سے وفا کر رہے ہیں سب

www.emarsiya.com

(۳۸)

پیاسوں کو جام آب پلا میرے ساقیہ
حرؑ کے یہی ہے لب پہ دعا میرے ساقیہ
ہیں تشنہ کام اہلِ وفا میرے ساقیہ
ہمدم ہے کون تیرے سوا میرے ساقیہ
کوثر کی نہریں موڑ دے اب اہتمام سے
میخانہ کھول دے کوئی پیاسوں کے نام سے

(۳۹)

گونجی صدا یہ خیموں سے اتنے میں ہائے پیاس
سنتے ہی حرؑ کا ہوگیا چہرہ بہت اداس
پھیری پھر اس نے خیموں کی جانب نگاہِ یاس
اب فکر تھی نہ اپنی نہ تھی اور کوئی آس
پانی کی فکر ڈوب رہی تھی فرات میں
طوفان اُٹھ رہے تھے وہ جوشِ حیات میں

(۴۰)

رخصت پسر نے باپ سے لی اور چل دیا
گھوڑا اُڑا ہواؤں کے رُخ موڑنے لگا
کیا چال تھی فرس کی رواں تھا براق سا
پل بھر میں اتنی تیز بڑھا نہر پر رکا
پانی میں لینے آیا ہوں حرؑ کا پسر ہوں میں
اے فوجِ شام پیاسوں سے اب باخبر ہوں میں

www.emarsiya.com

(۴۱)

اے فوج شام حرِؑ جری کا میں لال ہوں
شانِ سپہ گری میں بھی اک باکمال ہوں
ہے خون میرا پاک تو روشن خیال ہوں
مشکلکشا علیؑ ہے مرا خوشحال ہوں
میری رجز سنو گے جفا بھول جاؤ گے
مانی نہ میری بات تو سب جھول جاؤ گے

(۴۲)

خوف خدا سے ہے مرا لرزاں بدن تمام
دیکھو خدا کے واسطے اب تو سوئے امامؑ
باقی نبیؐ کی آل سے ہے بس خدا کا نام
مانی نہ بات میری تو تم پر ہو والسلام
پانی میں لینے آیا ہوں اب لے کے جاؤں گا
روکو گے گر مجھے تو ٹھکانے لگاؤں گا

(۴۳)

عباسؑ کہہ رہے تھے کہ ظالم ہیں اشقیاء
اور حرِؑ نامدار کا بیٹا ہے باوفا
دھوکے سے مار سکتے ہیں بے درد بے حیا
اب بات سوچنے کی ہے ہونے کو ہے دغا
یہ مانا فرض جنگ میں وہ بے پناہ ہے
لیکن یہ فوج شام بڑی روسیاہ ہے

www.emarsiya.com

(۴۴)

دیکھو ذرا فرات پہ تلوار چلتی ہے
تلوار حرب و ضرب کے جوہر بدلتی ہے
تلوار ہے جو آگ کے شعلے اگلتی ہے
تلوار خوں میں ڈوب کے باہر نکلتی ہے
لگتا ہے حرؔ کے بیٹے سے کچھ رد و کد ہوئی
ظلم و ستم کی پیاس کے ماروں پہ حد ہوئی

(۴۵)

ہونٹوں سے خون پوچھ رہے ہیں شہ امام
حرؔ کے پسر کا اب بھی بدن گرم ہے تمام
پانی نہ پاس ہے نہ دوا ہے نہ اہتمام
جنت کی دے رہے ہیں بشارت مرے امام
ماں کا خیال آتے ہی سر گھومنے لگا
جُھک جُھک کے حرؔ پسر کا دہن چومنے لگا

(۴۶)

حُر کے پسر کا اوج یہ اقبال یہ حشم
زانوئے شاہ تکیہ بنا ہے یہ ہے کرم
چہرے کو حرؔ کے دیکھ رہے ہیں شہ امم
کیا تعزیت ادا کریں بیٹے کا ہے یہ غم
کرتے نہیں ہیں آہ وہ آنسو بہاتے ہیں
شبیرؑ حرؔ کے بیٹے کا لاشہ اٹھاتے ہیں

www.emarsiya.com

(۴۷)

ہر لحہ اب امامؑ پہ ایسا ہی آئے گا
دن بھر حسینؑ دشت سے لاشے اٹھائے گا
میدان میں شہیدوں کی میت پہ جائے گا
سب کے سرہانے خون کے آنسو بہائے گا
بانو کہے گی دے نہ یہ زحمت جواں پسر
جس وقت ہوگا خیموں سے رخصت جواں پسر

(۴۸)

بولے حسینؑ اے علی اکبرؑ کہاں چلے
ویران آج کر کے مرا گھر کہاں چلے
دل کی مراد اے مرے دلبر کہاں چلے
کچھ تو کہو شبیہ پیمبرؐ کہاں چلے
مُڑ مُڑ کے دیکھتے رہو اچھا میں باپ ہوں
منہ کو کلیجہ آتا ہے بیٹا میں باپ ہوں

(۴۹)

اس سے گراں نہیں ہے کوئی کام اے حسینؑ
اکبرؑ کو بار بار پکارا کئے حسینؑ
اک یاس کی نگاہ سے تکتے رہے حسینؑ
بڑھتے تھے دو قدم وہیں گر پڑتے تھے حسینؑ
یارب کسی بھی باپ سے بیٹا جدا نہ ہو
غربت میں اس طرح کوئی بے آسرا نہ ہو

www.emarsiya.com

(۵۰)

تصویرِ مصطفیٰ کو مٹاتی تھی کل سپاہ
جتنے منافقین کے پیرو تھے رو سیاہ
برچھے برس رہے تھے جو اکبرؑ پہ بے پناہ
آکر یہ شور کرتے تھے ظالم قریب شاہ
اب تم کبھی شبیہ پیمبرؐ نہ پاؤ گے
آکر جواں پسر کا جنازہ اٹھاؤ گے

(۵۱)

آوازیں یہ حسینؑ کے خیموں میں آتی تھیں
سیدانیوں کے قلب و جگر کو ہلاتی تھیں
اس ہول سے نہ سینہ میں سانسیں سماتی تھیں
لیلیٰ تڑپ کے خیمۂ زینبؑ میں جاتی تھیں
بی بی بتایئے علی اکبرؑ کی خیر ہے
تصویرِ مصطفیٰ سے بھی دنیا کو بیر ہے

(۵۲)

اکبر نہیں ہیں یہ شہِ لشکر حسینؑ ہیں
یلغار ہو وہ فوج کے اندر حسینؑ ہیں
ہم نے سنا ہے حُسن کے پیکر حسینؑ ہیں
کہتے ہیں کچھ یہی علی اکبر حسینؑ ہیں
بس برچھیوں سے گھیر لو یارو حسینؑ کو
آوازیں آرہی ہیں کہ مارو حسینؑ کو

www.emarsiya.com

(۵۳)

لگنے لگا گہن پہ گہن آفتاب میں
تھیں برچھیاں ہزار اسی انقلاب میں
قاتل لعیں تھا ابنِ انس اِس عذاب میں
لکھا گیا یہ جرم بھی اُس کے حساب میں
بابا ہمارا آپکو ہے آخری سلام
اکبرؑ پھر اس کے بعد نہ کچھ کر سکے کلام

(۵۴)

شبیرؑ کی صدا تھی کہ اکبر کدھر ہو تم
برچھی کہاں لگی مرے دلبر کدھر ہو تم
کچھ سوجھتا نہیں مہ و اختر کدھر ہو تم
نورِ نظر شبیہ پیمبرؐ کدھر ہو تم
بابا پکارتا ہے تمہیں بولتے نہیں
بیٹا جواب دینے کو لب کھولتے نہیں

(۵۵)

لیلیٰ کی چیخ تھی علی اکبرؑ گذر گئے
بیٹا ہماری روح کو ویران کر گئے
زینبؑ کی اک صدا تھی کہ ہم ہائے مر گئے
اکبر بیاہ کرنے سے اب کیوں مکر گئے
صغراؑ وطن میں ہوگی اسی انتظار میں
شادی کروں گی بھائی کی اپنے دیار میں

www.emarsiya.com

(۵۶)

حرؑ کی جدائی ہوتے ہی اندھیر ہوگیا
کیسی گھڑی وہ آئی عجب پھیر ہوگیا
دن بھر میں آہ لاشوں کا اک ڈھیر ہوگیا
عاشور تیرا موت سے دل سیر ہوگیا
عباسؑ مر گئے علی اکبرؑ بھی مر گئے
جھولا تو دیکھ لو علی اصغرؑ کدھر گئے

(۵۷)

بدلا جو حرؑ تو ایسا طرح دار بن گیا
مثلِ زہیرؑ قین خوش انوار بن گیا
ہوکر شہیدؑ قافلہ سالار بن گیا
ناصؔر زباں پہ حاصلِ گفتار بن گیا
حرؑ آج بھی ہر اہل سفر کی نظر میں ہے
رومالِ فاطمہؑ جو بندھا اس کے سر میں ہے

تمام شد

www.emarsiya.com